السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«الاول : زَيْدٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ بِطَلَاقٍ وَاحِدٍفِيْ يَوْمِ الْاَحَدِ ثُمَّ طَلَّقَ بِطَلَاقٍ ثَانٍ فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ثُمَّ طَلَّقَهَا بِطَلَاقٍ ثَالِثٍ فِيْ يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ اَعْنِيْ اَوْقَعَ طَلَقَاتٍ ثَلَاثَةً فِيْ ثَلَاثَةِ اَيَامٍ مُتَوَالِيَاتٍ هَلْ تُعَدُّ تِلْكَ الطَّلَقَاتُ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجْعِيًا اَوْ تُعَدُّ طَلَاقًا ثَلَاثًا»

«اَلْمَسْاَلَةُ الثَّانِيَةُ : زَيْدٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ بِاَنْ يَقُوْلَ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اَوْ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ بِاَنْ يَقُوْلَ اَنْتِ طَالِقٌ وَطَالِقٌ وَطَالِقٌ هَلْ تُعَدُّ تِلْكَ التَّطْلِيْقَاتُ طَلَاقًا ثَلَاثًا اَمْ تُعَدُّ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجْعِيًا»

الاول : زید نے اپنی بیوی کوایک طلاق اتوار کے دن دی دوسری طلاق سوموار کواور تیسری منگل کو میری مرادیہ ہے کہ اس نے تین طلاقیں پے در پے تین دنوں میں دے دیں کیا یہ طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوگی یا تین طلاقیں ہو جائیں گی ؟

الثانی : زیداپنی بیوی کوایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دیتا ہے «اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا» کہتا ہے یا مختلف الفاظ «اَنْتِ طَالِقٌ وَطَالِقٌ وَطَالِقٌ» کہتا ہے کیا یہ طلاقیں تین ہوں گی یا ایک طلاق رجعی ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ تَقَعُ الطَّلَقَاتُ الثَّلَاثُ ، فَلَا تَحِلُّ الْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ نِكَاحًا صَحِيْحًا لَمْ يَلْعَنْ صَاحِبَهُ الشَّرْعُ ۔ وَذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ : اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔ الآيَة وَقَدْ فَسَّرَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَهٗ تَعَالٰى : تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ بِالطَّلَاقِ الثَّالِثِ كَمَا فِيْ تَفْسِيْرِ الْحَافِظِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَغَيْرِهٖ ، فَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ يَصِحُّ فِيْهِ الْاِمْسَاكُ بِالْمَعْرُوْفِ يَصِحُّ فِيْهِ التَّسْرِيْحُ بِالْاِحْسَانِ الَّذِيْ هُوَ طَلَاقٌ ، وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ الآيَة ۔ وَهٰذَا اَيْضًا يَدُلُّ اَنَّ الطَّلَاقَ بِدُوْنِ رُجُوْعٍ يَصِحُّ لِاَنَّ التَّسْرِيْحَ الَّذِيْ هُوَ طَلَاقٌ قَدْ جُعِلَ فِيْهِ مُقَابِلًا لِلْاِمْسَاكِ الَّذِيْ هُوَ رُجُوْعٌ بِكَلِمَةِ اَوْ ۔ وَكَذَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ۔ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ»(1)

«اِنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ يُجْعَلُ طَلَاقًا وَاحِدًا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ»(2)

''اس صورت میں تین طلاقیں ہوں گی بیوی اپنے خاوند کے لیے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح صحیح کرے ایسا نکاح جس کے کرنے والے پر شرع نے لعنت نہ کی ہو۔'' (2)

اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : رجعی طلاقیں دو ہیں اس کے بعد یا تو بیوی کو آباد رکھنا ہے یا پھر شائستگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور نبی ﷺ نے تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ کی تفسیر تیسری طلاق کی ہے جس طرح کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر اور دوسری تفاسیر میں ہے ۔ تو ثابت ہوا کہ جس وقت میں اِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ درست ہے اس وقت میں تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ بھی درست ہے جو کہ طلاق ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : اور جو تم طلاق دو عورتوں کو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں پس روکو ان کو اچھے طریقے سے یا چھوڑ دو ان کو اچھے طریقے سے ۔

یہ فرمان الٰہی بھی دلالت کرتا ہے کہ طلاق بغیر رجوع کے درست ہے کیونکہ تسریح جو کہ طلاق ہے اس کو امساک کے مقابل بنایا گیا ہے جو کہ رجوع ہے اَو کے کلمہ کے ساتھ ۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ

''اس صورت میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی وجہ سے جس کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے'' (2)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص 338

محدث فتویٰ